سلام

جناب محمد عمر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ''سُنّی''، لکھنؤ

وہی مومن ہے جس کے دل میں سرور کی محبت ہے
وہی ہے اہلسنت اور وہی حقدارِ جنت ہے

حسینؑ ابن علیؑ کا نام لینا شرک و بدعت ہے
مسلمانو! یہ کیسا ظلم ہے، کیسی قیامت ہے

نبیؐ کے اہلبیتِ پاک کی عظمت کا کیا کہنا
خدا خود مدح خواں ہے آیۂ تطہیر حُجّت ہے

یہ وہ ہیں فرض ہے جن کی محبت اہل ایماں پر
انھیں کے حق میں اُتری آیۂ پاکِ مودّت ہے

نبی سجدے میں ہیں سبطِ نبی پُشتِ نبی پر ہیں
رضا شبیرؑ کی بھی دیکھ لو جزوِ عبادت ہے

یہ علم و فضل سب، انساں کی کوشش کا نتیجہ ہیں
مگر آل نبیؐ ہونا خداداد اک شرافت ہے

کلام اللہ پر ایمان ان کا ہو نہیں سکتا
رسولؐ اللہ کے فرزند سے جن کو عداوت ہے

مخالف کہتے ہیں جب خلد میں سید تمہارے ہیں
تو ان کو کیا درود و فاتحہ کی اب ضرورت ہے

کہو ان سے کہ قرآں میں ہے کیوں حکم نماز آیا
خدا ہے بے نیاز، اس کو پھر اس کی کیا ضرورت ہے

نبیؐ پر کیوں درود پاک پڑھتے ہیں مسلماں سب
وہ کیا محتاج ہیں پھر کس لئے یہ فعلِ امت ہے

یہ سب جائز ہے لیکن نام جب آتا ہے سرورؑ کا
تو کہتے ہیں کہ بدعت ہے ضلالت ہے جہالت ہے

سنو ہم سے، یہ سب اعمال، بخشش کا وسیلہ ہیں
نہیں ان کو ضرورت ہے مگر ہم کو ضرورت ہے

مٹانے سے کسی کے یاد جو ان کی نہیں مٹتی
شہیدِ کربلا کی یہ بھی اک زندہ کرامت ہے

رسولؐ پاک کے فرزند بھی ہیں اور صحابی بھی
عمرؔ حسنین کو حاصل فضیلت پر فضیلت ہے

سلام

جناب آل رضا صاحب رضاؔ کراچی

شرحِ غم یوں بھی کبھی شغلِ عزا ہوجائے گا
منہ سے نکلے گا حسینؑ اور مرثیہ ہوجائے گا

جی بھر آئے گا، چلے جیسے مدینہ سے حسینؑ
اشک ٹپکیں گے، ورودِ کربلا ہوجائے گا

دل جو تڑپا، بندھ گئی نیّت نماز عشق کی
دم جو نکلا، آخری سجدہ ادا ہوجائے گا

مل گیا پیاسے کو پانی، آگیا ذکرِ حسینؑ
موجِ کوثر کا یہیں سے سلسلا ہوجائے گا

روح پرور ہے یہ کیفِ لذتِ کام و دَہن
اور باتیں کیا کریں منہ بدمزا ہوجائے گا

ناتمامی کی دَوامی مُہر سے اِس ذکر پر
جب مکرّر تذکرہ ہوگا نیا ہوجائے گا

عالم تخلیق میں یکتا تھی، یہ وضع نماز
سر جدا ہوجائے گا، سجدہ ادا ہوجائے گا

ہم کہاں اے دل، ہمارے کربلا والے کہاں
ہاں اگر جنت دلا دیں، سامنا ہوجائے گا

جاں بحق ہوجا، درِ شاہِ شہیداں پر رضاؔ
کچھ نہ کچھ وابستگی کا حق ادا ہوجائے گا